

ابو دجانہ خراسانی

- تقبلہ اللہ -

خوست میں امریکی سی آئی اے کے ارکان پر حملہ کرنے والے فدائی جانباز ڈاکٹر ابو دجانہ خراسانی رحمہ اللہ کا

کارروائی سے پچھلی رات ریکارڈ کردہ صوتی پیغام ہجرت وجہاد سے پس و پیش کرنے والے متردّدین کے نام

بعنوان:

اے متردد....... یہ فرض ہے!

ربیع الاول 1431ھ



ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت



مؤسسۃ السحاب لِلانتاج الِاعلامی پیش کرتے ہیں

خوست میں امریکی سی آئی اے کے ارکان پر حملہ کرنے والے

فدائی جانباز ڈاکٹر ابودجانہ خراسانی رحمہ اللہ کا

کارروائی سے پچھلی رات ریکارڈ کردہ صوتی پیغام ہجرت وجہاد سے

پس وپیش کرنے والے متر ددین کے نام

بعنوان:

اے متردد... یہ فرض ہے!

ربیع الاول 1431ھ

یونی کوڈ ورژن:

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

http://www.muwahideen.tk

info@muwahideen.tk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مترجم:

زیرِ نظر تحریر ادارۂ السحاب کی جانب سے نشر کردہ ڈاکٹر ابو دجانہ خراسانی رحمہ اللہ کے ایک صوتی بیان کا اردو ترجمہ ہے جو انہوں نے اپنی شہادت سے پچھلی رات ریکارڈ کروایا تھا۔ اس بیان میں انہوں نے خاص طور پر ان لوگوں کو مخاطب کیا ہے جو جہاد اور مجاہدین کے ساتھ فکری اور قلبی وابستگی تو رکھتے ہیں، لیکن فی سبیل اللہ نکلنے اور ہجرت کی زندگی اختیار کرنے کے حوالے سے پس و پیش کا شکار اور کوئی حتمی فیصلہ کرنے سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شہید رحمہ اللہ کے دل کی اس آواز کو اہلِ ایمان میں جذبۂ عمل کی نئی لہر پیدا کرنے کا ذریعہ بنا دے! اور جو پہلے سے اس راہ کے راہی ہیں ان کو اور مہمیز عطا فرمادے....آمین!

اے متردد....یہ فرض ہے!

الحمد للہ الواحد المتعال، والصلوٰۃ والسلام علی الضحوک القتال، سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، ومن سار علی ھدیھم الی یوم الدین۔

پوری دنیا میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں کے نام....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اما بعد!

یہ ایک مختصر سا پیغام ہے جسے میں جہاد فی سبیل اللہ پر تحریض کی نیت سے ہر اس

مسلمان کے نام چھوڑ رہا ہوں.... جو تردد کی حالت میں ایک دوراہے پر کھڑا ہے .... جسے ہجرت وجہاد کی عزت اور بیٹھ رہنے کی ذلت میں سے کسی ایک شے کو اختیار کرنا ہے۔

میرے عزیز بھائی ! اپنی زندگی کے ان آخری لمحات میں آپ کے لیے یہ پیغام چھوڑنے کی وجہ میرا آپ کے بارے میں یہ یقین ہے کہ دیگر لوگوں کی نسبت آپ مجاہدین کے ساتھ زیادہ قربت رکھتے ہیں.... یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلنے والے ہر مجاہد کو ایک دفعہ تردد اور پس وپیش کے اس مرحلے سے لازماً گزرنا پڑتا ہے.... چنانچہ بعض لوگوں کو فیصلے تک پہنچنے کے لے ے چند ایام، چند گھنٹے یا چند لمحات درکار ہوتے ہیں.... جبکہ بعض ساری عمر بھی کسی حتمی فیصلے تک پہنچ نہیں پاتے۔

میرے بھائی !آپ یہ نہ سمجھنا کہ میں آپ کے حالات سے پوری طرح واقف نہیں.... میں نے عمر کا ایک طویل حصہ آپ لوگوں کے درمیان گزارا ہے.... اور میں آپ کے جذبات واحساسات کو اچھی طرح محسوس کر سکتا ہوں.... گویا میں آپ کے شعور اور لاشعور کے مابین حائل ایک باریک پردے سے جھانک رہا ہوں جہاں آپ نے جہاد کی محبت کو ایک ایسے اجنبی کی مانند بسا رکھا ہے.... جو کسی ساتھی اور ہمسفر کی تلاش میں ہے۔

میری یہ پکار دراصل آپ کے اندر کی پکار ہے ....آپ کے اپنے دل کی آواز ہے....اور میرے ان الفاظ کی سچائی کی گواہی میرے جسم کے وہ ٹکڑے دیں گے جنہیں میں کل فضا میں بکھیرنے والا ہوں.... اس امید کے ساتھ کہ ان کی بازگشت آپ کی سماعتوں سے ہمیشہ ٹکراتی رہے گی....اور میری یہ صدا آپ کے ضمیر میں ایک بیج کا کردار ادا کرے گی.... جسے اگر میرا خون سیراب کر پایا.... تو ہو سکتا ہے کہ یہ بیج پھوٹ پڑے....اور آپ کی زندگی میں بھی جہاد کی بابرکت کھیتی لہلہانے لگے۔

اے کاش.... !اِن لفظوں کے علاوہ بھی میرے اختیار میں کچھ ہوتا.... تو میں بادِ نسیم کی مانند بے پنکھ پرندے کی طرح اڑ کر آپ تک آ پہنچتا....اور آپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ....اور کندھوں پر ہاتھ رکھ کے .... جھنجھوڑتے ہوئے آپ کو رب تعالیٰ کا یہ فرمان سناتا کہ :

" اِلاَّ تَنفِرُوا یُعَذِّبکُم عَذَاباً الِیماً وَیَستَبدِل قَوماً غَیرَکُم وَلاَ تَضُرُّوہُ شَیئاً" [التوبہ: 39]

"اگر تم نہیں نکلو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا'اور تم اسے کچھ نقصان نہ دے سکو گے"

اے کاش....! میرے پاس سر کے بالوں جتنی روحیں ہوتیں....تو میں مساجد کے میناروں پہ چڑھ کر جمعہ کے روز یہ منادی کرتا کہ.... حی علیٰ الصلوٰۃ .... پر لبیک کہنے والو....!کیا.... حی علیٰ الجہاد....کو سرے سے بھولے بیٹھے ہو۔

آخر کب تک جہاد جاگتی آنکھوں دیکھا جانے والا خواب.... اور ہونٹوں کے درودیوار میں قید محض ایک فکر اور خیال بنا رہے گا....؟کب تک یہ جذبہ مسلمانوں کے مصائب دیکھ کر آنسوؤں کی شکل میں بہتا رہے گا....؟یا جہادی ترانے سننے اور قصیدے پڑھنے کی حد تک محدود رہے گا....؟آخر کب تک جہاد صرف وقت گزاری کا ایک مشغلہ بنا رہے گا....؟

ان بیانات اور اس دعوتی نشریات کے حوالے سے ہمیں صرف چند خوش ذوق ناظرین اور اپنے ساتھ لگاؤ رکھنے والے چند مفکرین کی تلاش نہیں....!بلکہ ہم تو اپنے گرد و پیش میں

خود آپ کو تلاش کر رہے ہیں.... جی ہاں .... آپ کو.... اور جب تک ہم آپ کو پا نہیں لیتے.... ہم اسی طرح آپ کو تلاش کرتے رہیں گے۔

ہم اپنی دعوت کے ذریعے آپ کے لیے تحریضی گھات لگائیں گے.... اپنی نشریات کے ذریعے آپ کے لیے ترغیب کی سرنگیں بچھائیں گے.... اس امید کے ساتھ کہ شاید کبھی اس کی کوئی چنگاری آپ کے ذہن کو منور کردے.... آپ کو بھولا سبق یاد دلا دے.... آپ کی روح میں فکر کی نئی جوت جگادے.... اور آپ کو فاتحین کے قافلے سے آملنے کا مشتاق بنادے.... اور اگر ہمیں دشمن کو چھوڑ کر صرف آپ ہی کے ساتھ مشغول ہونا پڑا تو ہم ہو جائیں گے.... اور جب تک آپ ہم سے آنہیں ملتے.... ہم آپ کی تلاش جاری رکھیں گے....! کبھی کسی خوبصورت خواب کی مانند جو آپ کے دل کو لبھائے گا.... اور کبھی کسی خوفناک سائے کی مانند جو آپ کو ڈرائے گا.... دھمکائے گا.... اور مجاہدین کا ساتھ نہ دینے کی خلش بن کر.... زندگی کو آپ کے لیے اور بھی دشوار بنادے گا۔

ہم آپ کو خفیہ پیغامات بھیجیں گے.... ایسے پیغامات جنہیں صرف آپ ہی سمجھ سکیں گے.... یہ پیغامات آپ کو اخبارات میں، جرائد میں ،انٹرنیٹ پر.... غرض ہر جگہ ملیں گے.... ہماری جو خبر بھی آپ پڑھیں گے وہ آپ کو اپنی ہی خبر لگے گی....! ہمارے متعلق ہر بحث آپ سے آپ کے بیٹھ رہنے کا شکوہ کرتی دکھائی دے گی....! ہر جملے میں آپ کو اپنا نام سنائی دے گا.... اور ہر سطر اور ہر منظر میں آپ کو اپنا ہی عکس دکھائی دے گا.... گویا آپ مجاہدین کے ہاں مطلوب ترین افراد کی فہرست میں شامل ہو چکے ہوں.... آپ محسوس کریں گے کہ گویا مجاہدین کو پوری دنیا میں آپ کے سوا کسی سے کوئی غرض نہیں.... اور قتال پر اس تحریض کا ہدف.... آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں.... یہاں تک کہ آپ ہم سے آملیں۔

واضح آیات اور احادیث آپ کے کانوں میں گونجیں گی.... سیرتِ صحابہ کی سطور میں گم ہو کر.... آپ اپنے تخیل میں سیدنا عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ کو فلوجہ کے معرکے میں شہید ہوتے ....اور سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ کو خوست میں فدائی حملہ کرتے دیکھیں گے....اور جب تک آپ جہاد سے پیچھے بیٹھے رہیں گے آپ کو اپنی عادات وعبادات.... کسی میں لذت محسوس نہ ہو گی....اور ہم آپ کو تلاش کرتے رہیں گے.... یہاں تک کہ آپ ہم سے آملیں۔

میرے عزیز بھائی! اس وقت اس امت کو طرح طرح کی آزمائشوں کا سامنا ہے ....اس پر مسلط طواغیت نے لوگوں کو راہِ حق سے ہٹا دیا ہے.... سنت معدوم ہے اور بدعت پھیل چکی ہے.... فطرتیں مسخ ہو چکی ہیں.... اور جہاد فی سبیل اللہ عوام کی اکثریت کے نزدیک خودکشی اور جوئے کا مترادف بن چکا ہے....شیاطینِ جن وانس بندۂ مسلم کے رستے پر گھات لگائے بیٹھے ہیں....اور قسم قسم کے وسوسوں کے ذریعے اسے صراطِ مستقیم سے ہٹانے پر تلے ہوئے ہیں.... یہ آپ کو سمجھائیں گے کہ اگر تم جہاد کے لیے نکلو گے تو تمہاری بیوی بیوہ ہو کر کسی اور کے نکاح میں چلی جائے گی....! تمہارے بچے یتیم ہو جائیں گے....! کبھی یہ وسوسہ ڈالیں گے کہ تم اپنی خوبصورت بیوی کو کس کے آسرے پر چھوڑے جا رہے ہو....؟ تمہاری بیمار ماں کا کیا بنے گا....؟ تمہارے چھوٹے سے بچے اور بوڑھے باپ کا کون خیال کرے گا....؟ تم اپنی بہترین نوکری کو ٹھوکر مار کر اپنے ہنستے بستے گھر کو اجاڑنا چاہتے ہو....؟ لیکن اگر آپ ان سے کہیں کہ میں گرمیوں کی چھٹیاں گزارنے یا کسی دنیاوی کورس میں شریک ہونے جا رہا ہوں تو ان سب کے چہرے کھل اٹھیں گے....مال ،وقت ،مشورہ، غرض ہر ممکن طریقے سے آپ کی مدد کریں گے....اور یہ خواہش کریں گے کہ خود بھی آپ کے ساتھ چلے جائیں....سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ :

”لَو كَانَ عَرَضاً قَرِيباً وَسَفَراً قَاصِداً لاَّتَّبَعُوكَ وَلَكِن بَعُدَت عَلَيهِمُ الشُّقَّةُ“[التوبہ: 42]

” اگرمالِ غنیمت ملنا آسان اور سفر ہلکا ہوتا تو تمہارے ساتھ شوق سے چل دیتے لیکن مسافت اُن کو دور نظر آئی“

دیکھنا میرے بھائی محتاط رہنا....! گھر والوں اور دوستوں یاروں کی شکل میں موجود یہ دشمن کہیں تمہیں جہاد سے روک نہ دیں....! بچنا ان کے دھوکے سے.... بچنا ان کے فریب سے....! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

”یَا اَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا اِنَّ مِن اَزوَاجِکُم وَاَولَادِکُم عَدُوّاً لَّکُم فَاحذَرُوھُم “[تغابن:14]

”اے ایمان والو بلا شبہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں تمہارے دشمن ہیں سو ان سے ہوشیار رہنا“

سوائے اللہ کے بندے! حق کو پہچاننے اور اس کی حلاوت دل میں محسوس کر لینے کے بعد دوسروں کی خواہشات کی پرواہ مت کرو....! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب جیسے نہ بننا جسے معلوم تھا کہ اس کا بھتیجا اللہ کا سچا نبی ہے.... لیکن جب موت کا وقت آیا تو لوگوں کی خواہشات سے متاثر ہو کر آخری لمحے یہ کہ کر جان دے دی.... کہ میں قریش کے آباؤ جداد کے دین پر مرتا ہوں۔

اے جہاد کی دعوت سمجھ کر بیٹھ رہنے والے....! جب تمہارے بسترِ مرگ پر وہ لوگ اکٹھے ہوں گے جو جہاد کو موت.... اور بیٹھ رہنے کو تحفظ کا ضامن قرار دیتے تھے.... تو ان میں تم سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا بھی سوائے چند آنسو بہانے اور آہیں بھرنے کے کچھ

نہ کر سکے گا.... جب کہ دیگر لوگ تمہارے کفن دفن اور ہسپتال کے اخراجات کا بندوبست کرنے میں مصروف ہوں گے.... موت کے یقینی آثار دیکھ کر.... تمہاری میز پر پھولوں کا ایک گلدستہ رکھ کے.... شفایابی کی چند جھوٹی تسلیاں لکھ کر چلتے بنیں گے.... لیکن اُس وقت تمہیں میری یہ باتیں یاد آئیں گی.... مگر پھر ندامت کے سوا تمہارے ہاتھ میں کچھ نہ ہوگا... شہداء کے تصوراتی چہرے تمہیں دکھائی دینے لگیں گے.... کبھی سیدنا حمزہ بن عبدلمطلب رضی اللہ عنہ، کبھی سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ، کبھی عبداللہ عزام، کبھی ابو مصعب الزرقاوی، کبھی ابوالیث اللیبی اور کبھی ابوالجہاد المصری رحمہم اللہ.... پھر اپنی یہ زندگی تمہیں ایک سراب نظر آنے لگے گی.... اور تم سوچو گے کہ موت نے تمہیں ذرا مہلت نہیں دی.... اُس وقت تمہیں احساس ہوگا کہ تم نے بڑے خسارے کا سودا کیا.... اور یہ جو تمہارے ارد گرد جہاد کی راہ میں روڑے اٹکانے والے کھڑے ہیں.... انہوں نے تمہیں دھوکے میں مبتلا کئے رکھا.... پھر تمہیں اندازہ ہوگا کہ تمہارے اور اُن مجاہدین میں جن سے تم محبت کرتے ہو.... اور جن کے راستے کو حق سمجھتے ہو.... بہت فرق ہے.... کیونکہ اُنہوں نے اُس راہ میں جان دی جس سے اُنہیں محبت تھی.... اور تم نے اس راہ میں جان دی جس سے تمہارے گرد و پیش کے لوگوں کو محبت تھی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں.... شاید یہ آپ کو جہاد کی طرف راغب کر سکے.... یہ احمد نامی ایک غیر عرب شخص کا واقعہ ہے جو کہ کرسی سے اٹھنے سے بھی قاصر تھے.... وہ دونوں ٹانگوں سے معذور تھے اور زمین پر اپنے ہاتھوں کے بل چلتے تھے.... لیکن خودداری کے وہ پیکر، پھر بھی جہاد کی خاطر ارضِ خراسان میں اپنے مجاہد بھائیوں سے آملے.... جب وہ مجاہدین کے مرکز پہنچے تو انہوں نے امیرِ مرکز سے درخواست کی کہ وہ ان کا نام رات کے پہرے

میں شامل کر لیں.... اور جب امیر نے اُن کی دل جوئی کے لیے اُن کا نام فہرست میں شامل کر لیا تو اِس خوشی میں.... کہ ان کی آنکھوں کو رات کے پہرے کا شرف نصیب ہو گا.... وہ رونے لگے.... اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اُس رات میرا بستر اُن کی کرسی کے بالکل ساتھ تھا.... اور مجھے ساری رات ان کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملتا رہا.... پہرہ شروع ہونے سے لے کر فجر تک وہ پوری توجہ سے پہرہ بھی دیتے رہے اور اللہ کا ذکر کر کے روتے بھی رہے.... مجھے ان پر بڑا رشک آیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنے اس بندے کو دونوں فضیلتوں سے نوازا ہے.... یعنی ایک اللہ کی راہ میں پہرہ دینا.... اور دوسرا اللہ تعالیٰ کی خشیت میں رونا۔

میرا اپنا حال یہ تھا کہ نیند کے غلبے کی وجہ سے کبھی سوتا کبھی جاگتا.... لیکن احمد مسلسل پہرہ دیتے رہے.... دوسرے لوگ اپنی باری مکمل کر کے سو جاتے.... لیکن احمد اپنی جگہ قائم رہتے.... میں اپنے دل میں سوچتا رہا کہ بھلا ہمارے علاقوں کے لوگ عزیمت کی ان مثالوں سے کہاں واقف ہوں گے.... اُن کے گرد و پیش میں تو ہر وقت جہاد سے رکے رہنے.... اور دوسروں کو روکنے والوں کے.... جتھے منڈلاتے رہتے ہیں.... اللہ کی قسم! اگر جہاد فی سبیل اللہ میں ایسے لوگوں کی صحبت اور ہم نشینی کے سوا اور کچھ بھی نہ ہوتا.... تو یہ بھی بہت تھا۔

میرے بھائیو جان رکھو....! جب یقین اور ایمان کمزور ہو جاتا ہے.... اور انسان صرف اپنے حواس ہی پر اعتماد کرنے لگتا ہے.... تو وہ مادیت سے قریب اور ایمان بالغیب سے دور ہوتا چلا جاتا ہے.... پھر وہ دنیا کی زندگی پر مطمئن اور راضی ہو جاتا ہے.... جبکہ آخرت سے بیزار ہو کر اس کے ذکر سے بھی کتراتا ہے.... دنیا کی زندگی اس کے لیے اصل حقیقت .... جبکہ آخرت پر ایمان محض ایک واہمہ اور خیال بن جاتا ہے.... انسان کا عقیدہ راہِ حق سے ہٹ جاتا ہے.... اور وہ اپنے حواس خمسہ کا غلام بن جاتا ہے.... پھر وہ اسی پر ایمان رکھتا ہے

جسے خود محسوس کر سکتا ہو.... جبکہ محسوسات پر مبنی زندگی کے علاوہ کسی اور زندگی کا تصور بھی کرنا اس کے لیے محال ٹھہرتا ہے۔

ایسے لوگوں کی مثال رحم مادر کے پردوں میں گم اس جنین کی سی ہے جو باہر کی زندگی سے بالکل ناواقف ہے.... جسے کچھ معلوم نہیں کہ اس نے کب اور کہاں جانا ہے....وہ اپنی ماں کے پیٹ میں کسی ارادے اور آزادی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔اس جنین کو باہر کی زندگی کا کچھ پتہ نہیں....اس کے حواس کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق زندگی اندھیروں میں گم.... صرف ایک مجہول سی شے کا نام ہے....فرض کیجیے کہ اگر اللہ تعالیٰ اس جنین کو عقل عطا کر دیں....اور وہ اپنی کیفیات کو بیان کرنے کی قدرت حاصل کر لے.... تو کیا وہ ولادت اور اس وقت پیش آنے والے مشکل مراحل کی مذمت میں کئی دیوان نہ بھر دیتے....؟وہ ولادت کے بعد ابتدائی شور شرابے کو موت سے تعبیر کرتے....اوران کی زبان میں اس مرحلے کے لیے وہی مثالیں دی جاتیں جو ہمارے ہاں موت کے لیے دی جاتی ہیں....جبکہ اندھیروں میں قید اپنی بے بسی اور بے چارگی کی زندگی....انہیں کون و مکان کی خوبصورت ترین شے نظر آتی....اور ولادت اور اس کے مراحل سے وہ ہر ممکن طریقے سے بچنے کی کوشش کرتے....کیونکہ ان کے حواس انہیں یہی کچھ بتاتے ہیں۔حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے....رحمِ مادر میں قرار پکڑنے والے ہر جنین کا اصل مقصد اس دنیا میں وارد ہو کر یہاں کی زندگی گزارنا ہے....انسان کی زندگی تو شمار ہی اس کی ولادت کے بعد کی جاتی ہے....اور کوئی انسان بھی رحمِ مادر میں دوبارہ جانے کی کبھی تمنا نہیں کرتا....کیونکہ اب اس کے حواس دونوں مراحل سے گزر چکے ہیں۔

بندۂ مومن کے لیے .... جسے یہ یقین ہو کہ دنیا ایک قید خانے کے سوا کچھ بھی نہیں.... موت کی مثال ایسی ہی ہے....ایک مجاہد کے لیے موت دراصل سعادتوں سے بھری....ایک اور زندگی کی شروعات کا نام ہے۔

یہ درست ہے کہ ہم نے کبھی کسی شہید کو دنیا میں واپس آکر یہ بتلاتے نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا.... لیکن دراصل یہ اللہ تعالیٰ،اس کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے ....جو ہمیں موت کا عاشق بناتا ہے....اور اللہ کی قسم! بندۂ مومن کے لیے یہ دنیا رحمِ مادر سے بھی زیادہ تنگ اور گھٹن والی جگہ ہے....اور اُس کے لیے اِس تنگی سے نجات حاصل کرنے کا سب سے آسان راستہ.... شہادت فی سبیل اللہ ہے....بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ولادت کے وقت پیش آنے والی مشکلات شہید کو موت کے وقت محسوس ہونے والی تکلیف سے کہیں بڑھ کر ہیں.... کیونکہ شہید کو تو موت کے وقت صرف ایک چیونٹی کے کاٹنے جیسی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

ایک مجاہد کے لیے موت تو ایسے ہی ہے.... جیسے ایک ناقص زندگی سے ایک کامل زندگی کی جانب سفر....اگرچہ اس نے وہ زندگی پہلے کبھی نہیں دیکھی .... لیکن اسے اپنے ایمان کے سبب اس زندگی کی پہچان ضرور ہے.... جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وَيُدۡخِلُهُمُ الۡجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمۡ'' [سورہ محمد:5]

''اور وہ اُنہیں اُس جنت میں داخل فرمائے گا جس کی وہ اُنہیں خوب پہچان کرواچکا ہے''

اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں....وہ مردہ

نہیں....! چاہے آپ اُنہیں منوں مٹی تلے دفن کردیں.... اُن کے لےے رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتے ہوں.... چاہے ان پر آنسو بہائےں.... اور ان کی تعزیت کے لیے محفلیں سجائیں.... لیکن وہ زندہ ہیں.... مگر آپ کو شعور نہیں.... وہ ایک ایسی زندگی کے مالک ہیں جو ظاہری حواس کی حدود سے بہت آگے کی زندگی ہے.... اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو اُس زندگی کی ایک جھلک ہی دکھلا دےں.... تو ایسی موت کے طلبگاروں سے سارے معسکرات بھر جائیں.... اور وہ شہداء جن کے لےے آپ رحمت کی دعائیں کرتے ہیں.... اگر اللہ تعالیٰ سبز پرندوں کے قالب میں موجود دو شہیدوں کا کوئی مکالمہ آپ کو سنوادیں.... تو آپ کو معلوم ہو.... کہ دراصل وہ اللہ تعالیٰ سے آپ کے لےے دعائیں کرتے ہیں۔

تردد کے شکار میرے بھائی....! آپ کی مردانگی اور غیرت کے سامنے ایک سوالیہ نشان رکھتے ہوئے .... میں آپ کو افغانستان کی سرزمین پر پیش آنے والا ایک واقعہ سناتا ہوں.... جسے آپ صرف سنئے نہیں.... بلکہ تھوڑی دیر کے لےے.... آنکھیں بند کرکے .... اپنے تخیل کے پردے پر.... اس کی منظر کشی کیجیے....!

ایک دن امریکیوں نے افغانستان کی ایک بستی پر طالبان کے دو بڑے رہنماؤں کے خلاف آپریشن کیا.... شدید مقابلے کے بعد دونوں جانثار شہید ہوگئے.... لیکن صلیب کے پجاریوں نے اسی پر اکتفانہ کیا.... بلکہ اِس کے بعد اُن دونوں کی بیویوں کو ہیلی کاپٹر میں اٹھا کر لے گئے.... پھر جب ہیلی کاپٹر بلند ہوا تو اُن درندوں نے خواتین کے کپڑے نیچے پھینکنے شروع کردیے.... تاکہ بستی والوں کو یہ دکھا سکیں کہ انہوں نے مجاہدین کی عزت و آبرو کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

میں جب بھی اِس واقعے کا تصور کرتا ہوں تو میرا کلیجہ پھٹنے لگتا ہے.... میرا دل چاہتا ہے کہ میرے پاس ہزاروں زندگیاں ہوں ....اور میں اِن سب کو یکے بعد دیگرے.... اپنی اُن پاک دامن، عفت مآب بہنوں کا بدلہ لینے کے لیے پیش کر دوں....اور میرا دل چاہتا ہے کہ اُن علماءِ سوء جو امریکہ کی صفوں میں شامل ہیں....اور ابھی تک جہاد کے خلاف فتوے دیتے ہیں....ایک جگہ جمع کر کے ان سب کو زمین میں گاڑ دوں.... اور پھر مجاہدین کے یتیم بچے اور بیوہ عورتیں اُنہیں جوتے مار مار کر اُنہیں جوتوں کے نیچے زندہ دفن کر دیں۔

لیکن ابھی اپنی آنکھیں مت کھولئے گا....! کیونکہ منظر ابھی ختم نہیں ہوا....! ذرا ایک لمحے کے لیے یہ سوچیے.... کہ وہ دونوں خواتین آپ کی اپنی مائیں، بہنیں یا بیویاں ہیں....کیا آپ اس کا تصور بھی کر سکتے ہیں....؟ کیا ایسا سوچنا بھی آپ کے لیے ممکن ہے ....؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو جان لیجیے کہ ارضِ افغانستان میں آپ کی پاکدامن مسلمان بہنوں کے ساتھ یہ سب کچھ ہو رہا ہے....اور پھر یہ تو ان بیسیوں واقعات میں سے ایک واقعہ ہے جنہیں نام نہاد 'آزاد میڈیا' نشر کرنے کی زحمت تک گوارا نہیں کرتا۔

مجھے اُن لوگوں پر حیرانی ہوتی ہے جو یہ سب کچھ سننے اور جاننے کے بعد بھی دنیا اور اس کی رنگینیوں کے اسیر بنے بیٹھے ہیں.... گویا اُنہیں اِس سب کی کوئی پرواہ ہی نہیں....یہ کوئی ریڈ انڈینز کا تاریخی واقعہ نہیں .... نہ ہی ویتنام جنگ کی کوئی کہانی ہے....بلکہ اے امتِ محمد....! یہ سب کچھ سرزمینِ اسلام میں ہو رہا ہے....وہ خواتین جن کا پردہ اتارا گیا....اور جن کی آبرو کو داغدار کیا گیا....وہ محمد رسول اللہ کی بیٹیاں ہیں....وہ اُسی قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتی ہیں جس کی طرف ہم رخ کرتے ہیں....اُسی مہینے کے روزے رکھتی ہیں جس کے ہم رکھتے ہیں....اُسی بیت اللہ کا حج کرتی ہیں جس کا ہم حج کرتے ہیں.... بھلا کیا خیر ہو گا آپ

میں.... اگر آپ ان کی نصرت بھی نہ کر سکیں....اور یہ کیسی مردانگی ہے.... جو اپنی بہنوں کا انتقام بھی نہ لے سکے....؟

جہاد سے پیچھے بیٹھ رہنے والو....! میں تمہیں مردوں کی شجاعت کے قصوں کی بجائے چند عورتوں کی دلیری کے واقعات سناتا ہوں....تاکہ تم اپنی مردانگی کو جانچ سکو کہ آیا تم واقعی اُن جوانمردوں میں سے ہو جنہوں نے اللہ سے کے ے اپنے عہد کو سچ کر دکھایا....یا ایسے مردوں میں سے ہو جن کی مردانگی کی دلیل صرف ان کی جنم پرچی ہے....؟

ایک مجاہدہ تفتیشی پوسٹ کے پاس پہنچی اور وہاں جا کر رونے لگی....جب اس کے رونے کی وجہ سے اس کے گرد فوجیوں کا ہجوم ہو گیا.... تو اس نے اپنی فدائی جیکٹ پھاڑ دی ....اور دشمن کو ٹکڑوں کو تقسیم کرتی ہوئی اپنے رب کی جنت کی جانب چل دی۔

ایک دوسری خاتون جو عمر میں بالکل بوڑھی تھیں.... ان کے گھر میں مہاجرین نے پناہ لی....تو انہوں نے اپنی بندوق اٹھائی اور مجاہدین کے لےے پہرہ دینے لگیں....جب مجاہدین نے ان سے کہا کہ وہ ایسا نہ کریں بلکہ آرام کر لیں.... تو وہ کہنے لگیں کہ: نہیں....! اللہ کی قسم ہر گز نہیں....! اگر دشمن آیا تو اس کے ساتھ سب سے پہلے میں لڑوں گی۔

ایک اور خاتون ایسی ہیں جنہوں نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ وہ بغیر کسی مہر کے ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہیں جو شہیدی حملہ کرنے میں ان کی مدد کرے۔

اور اس سے پہلے جو کچھ پاکستان میں مولانا عبدالرشید غازی رحمہ اللہ کی طالبات کے ساتھ ہوا.... جنہوں نے عزیمت کا راستہ اختیار کرتے ہوئے.... شریعت کی خاطر آخری دم تک گولیوں اور بارود کا ڈٹ کر مقابلہ کیا....مجھے ایک سچے آدمی نے بتایا....کہ مسجد کے صحن

میں خون کی ایک نہر بہ رہی تھی.... جس میں لوگ ہاتھ ڈالتے تھے تو ان معصوم بہنوں کی آنکھیں ،ہڈیاں اور کٹے ہوئے اعضاءان کے ہاتھ میں آتے تھے ....ہماری ماؤں.... زینب،عائشہ،خدیجہ اور رقیہ نے بھی اسلام کے لے ے ایسی ہی عظیم قربانیاں دیں....اللہ ان سب سے راضی ہو.....!

لیکن اے جعفر....!اے اسد....!اے عاصم....!اے خالد....!سوال یہ ہے کہ تم نے اس دین کے لیے کیا کیا....؟اے قوتِ فیصلہ سے عاری لوگو....!اے پس و پیش کے مارے لوگو....!کل اپنے رب کو کیا جواب دوگے....؟جب تمہیں حشر کے دن اکٹھا کیا جائے گا.... پھر کون سا عذر گھڑ کے لاؤ گے.... اِن بہادر بہنوں نے تمہاری ساری حجتیں باطل کر دکھائی ہیں۔

میں اپنی گفتگو کا اختتام فضائلِ شہادت کے حوالے سے ایک حدیث مبارکہ پر کرتا ہوں....جو کہ اس موضوع سے متعلق احادیث میں سے ایک جامع روایت ہے۔

''سیدنا عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ :ایک صحابی نماز کے لیے آئے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز پڑھا رہے تھے۔جب وہ صحابی صف کے پاس پہنچے تو انہوں نے دعا کی کہ :اے اللہ.... !آپ مجھے وہ افضل ترین شے عطا فرما دیں جو آپ اپنے صالح بندوں کو عطا فرماتے ہیں۔جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ :یہ سوال کرنے والا کون تھا؟تو انہوں نے کہا: میں تھا یارسول اللہ !اس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اِس صورت میں تیرا گھوڑا مر جائے گا.... اور تو خود شہید ہو جائے گا''۔

اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! یعنی اس حدیث کے مطابق کسی شخص کا گھوڑا مر جانا.... اور خود اس کا اللہ کی راہ میں شہادت پا جانا.... اللہ تعالٰی کی جانب سے اُس کے نیک بندوں کو ملنے والا سب سے بڑا فضل اور احسان ہے۔

سو اے میرے بھائیو....! اٹھو....! اور اُس عبادت کی تیاری کرو جس کے جیسی اور کوئی عبادت نہیں.... لپکو اُس موت کی جانب.... جس کی تمنا خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی.... بھاگو اُس اعزاز و اکرام کی جانب جسے شہید دنیا سے جانے کے بعد بھی نہیں بھول پاتا.... اور پھر سے اللہ کی راہ میں دسیوں مرتبہ قتل ہونے کی تمنا کرتا ہے.... راستے میں حائل اِن دیواروں کو گرا دو....! اِن بے معنی حدود کو پار کر جاؤ...! خفیہ ایجنسیوں کے اس بودے حصار کو توڑ ڈالو....! اور اُس جنت کی جانب بڑھو جس کا عرض آسمان و زمین جیسا ہے۔

تم میری یہ باتیں کبھی یاد کرو گے.... اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں.... اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے.... لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

والسلام : آپ کا بھائی

ابو دجانہ خراسانی

بمطابق : انیتس دسمبر 2009ء

یونین کوڈ ورژن:

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

یونین کوڈ ورژن:

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

